© rasailojaraid.com

مدیر

قرآنِ مجید کی ایک آیت کا اثر

قرآن مجید خدا تعالیٰ کا وہ پاک کلام ہے، جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو سننے والوں کے درِ دل پر براہِ راست دستک دیتی ہیں۔

قاضی ابو بکر بکار بن قتیبہ تیسری صدی ہجری میں مصر کے ایک نامور قاضی تھے۔ وہ ۱۸۲ھ (۷۹۸ء) میں بمقام بصرہ پیدا ہوئے اور ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ اور بقول بعض ۲۴۶ھ میں خلیفہ متوکل کی طرف سے مصر کے قاضی مقرر ہوئے۔ ان کے دادا حارث بن کلاۃ الثقفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔

قاضی ابو بکر بکار بڑے ہی رقیق القلب تھے۔ آپ قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت گریۂ بے اختیار کے ہاتھوں مجبور ہو کر رو یا کرتے تھے۔ جب وہ کسی مقدمے کے فیصلے سے فارغ ہوتے، تو تخلیہ میں جاتے اور مقدمے کے جتنے واقعات ان کے سامنے پیش ہو چکے ہوتے اور جو کچھ انھوں نے ان پر حکم دیا ہوتا، اُسے یاد کرتے اور اپنے نفس سے کہتے:

"اے بکار! تیرے روبرو فلاں متخاصمین فلاں مقدمہ لائے۔ فلاں مدعی نے یہ جھگڑا پیش کیا۔ مدعا علیہ نے اس کا یہ جواب دیا اور تو نے اس پر یہ حکم دیا۔ بھلا یہ تو بتا کہ فردائے قیامت کو ان باتوں کا احکم الحاکمین کے سامنے کیا جواب دے گا؟"

جب آپ فریقینِ مقدمہ میں سے کسی کو قسم دینے کا ارادہ کرتے، تو اُن کو جھوٹی قسم کے عذاب سے ڈراتے اور یہ آیت پڑھتے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (۳ : ۷۷)

(جو لوگ اپنے عہد کے بدلے جو انھوں نے خدا کے ساتھ کیا تھا اور نیز اپنی قسموں کے بدلے بے حقیقت دنیاوی معاوضہ لے لیتے ہیں اور قول و قسم کا پاس نہیں کرتے، یہی لوگ ہیں جن کو آخرت میں کوئی بہرہ نہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر بھر کے دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں کی گندگی سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے)۔

اس آیت کے پڑھنے کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ فریقین خدا سے اپنی مغفرت کے طالب ہوتے تھے اور جھوٹی قسم کھانے سے پرہیز کرتے تھے۔ خود قاضی ابوبکر اتنے بڑے عہدے پر ہونے کے باوجود آیت قرآنیہ کے اثر سے لرزہ براندام ہوجایا کرتے تھے۔

احمد بن طولون حاکم مصر ہر سال ان کو وظیفۂ مقررہ کے علاوہ ہزار دینار اپنی طرف سے دیا کرتا تھا۔ قاضی بکار مہر توڑنے اور تھیلی کھولنے کے بغیر یہ رقم بجنسہٖ رکھ دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ابن طولون نے انھیں بلایا اور کہا کہ ابنِ موفق بن متوکل کی بیعتِ ولی عہدی کو جو معتضد کا باپ تھا، آپ فسخ کردیں۔ لیکن آپ نے انکار کردیا۔ اس پر ابنِ طولون نے آپ کو قید کرکے حکم دیا کہ جو روپیہ ہر سال انھیں دیا جاتا رہا ہے وہ ان سے طلب کرلیا جائے۔ ابنِ طولون کا خیال تھا کہ آپ نے روپیہ خرچ کرڈالا ہوگا۔ اب وہ کہاں دے سکیں گے۔ اس طرح زیادہ پریشان ہوں گے لیکن آپ نے مہر کیے کراسے اٹھارہ توڑے اسے بجنسہٖ واپس کردیے۔ یہ رقم جب ابنِ طولون کے پاس پہنچی تو وہ بہت نادم ہوا اور حیران بھی مگر غصے کے مارے اس کا کلیجہ پھر بھی ٹھنڈا نہ ہوا اور ان کو بدستور قید میں رکھا۔

اسی اثنا میں اربابِ حدیث نے ابن طولون سے درخواست کی کہ قاضی بکار حدیث کا جو درس انھیں دیا کرتے تھے، وہ اس سے محروم ہوگئے ہیں۔ حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رموز و نکات بیان کرنے کی خاطر انھیں حدیث پڑھانے کی اجازت دی جائے۔ اس پر والیِ مصر نے انھیں حدیث پڑھانے کی اجازت دے دی۔

قید خانے ہی میں آپ ۶ رذی الحجہ ۲۷۰ھ (۸۸۴ء) کو پنج شنبہ کے دن انتقال فرماگئے۔ آپ کی قبر ابنِ طباطبا کے پاس ہے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی قبر کے پاس اگر دعا مانگی جائے تو وہ قبول ہوجاتی ہے۔

© rasailojaraid.com